۱۔ ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

مولانا شبلی نعمانی

۱۹۱۴-----۱۸۵۷

ابتدائی حالات:

قصبہ بندول. ضلع اعظم گڑھ، بھارت میں ء1857 میں پیدا ہوے۔ ان کے والد شیخ حبیب اللہ وکیل تھے۔ شبلی نے بھی کچھ دن کی وکالت کی پھر علی گڑھ سکول میں فارسی کے استاد مقرر ہو گئے۔ وہاں انہیں سرسید، حالی، محسن الملک اور آرنلڈ کی صحبت سے مستفید ہونے کا موقع ملا۔ 1892ء میں آرنلڈ کے ساتھ شریک نے مصر، شام ،قسطنطنیہ اور دوسرے اسلامی ممالک کا سفر کیا۔ سرسید کی وفات 1898ء کے بعد علی گڑھ سکول سے استعفی دے کر اعظم گڑھ چلے گئے۔ پھر حیدرآباد دکن کے دائرالمعارف کی نظامت کا عہدہ سنبھالا۔ اسی دوران میں ان کی کوششوں سے لکھنؤ میں ندوۃ العلماء کا قیام عمل میں آیا۔ اخیر عمر میں اعظم گڑھ میں انہوں نے ایک عظیم ادارہ دار لمصطفین قائم کیا جو آج بھی کام کر رہا ہے

نثر نگاری:

شبلی نعمانی بھی تھے، لیکن ان کی شہرت کا مدار زیادہ تر نظر پر ہے۔ ان کا شمار اردو کے بڑے نثر نگاروں میں ہوتا ہے۔

اسلوب بیان:

شبلی نے اگرچہ متنوع موضوعات مثلا تاریخ، تنقید، سوانح، سیرت، تذکرہ، ادب، معاشرت، عقائد، تصوف اور سیات پر قلم اٹھایا مگر ان کے طرز بار میں ادبیۃ کی شان موجود ہے۔ جوش بیان، ایجاز و اختیار، روانی و برجستگی،

عنایت اور شعریت ان کے اسلوب بیان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ شبلی کی تمام ادبی کاوشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ، ان کا اندازبیاں ہیے۔

تصانیف:

شبلی کی متعدد تصانیف ہیں۔ اہم تصانیف ہیں: "شعرا العجم" (پانچ جلدیں)، "الفاروق "المعون"، "سیرت النعمان" "المغربی"، سوانح مولانا روم"، سفر نامہ روم و مصر و شام" اور سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں.

مشکل الفاظ کے معنی

معنی	الفاظ
واقعہ کا آغاز	ابتدائے واقعہ
مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے	خلائق: مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے
بات کو مختصر کرنا	اختصار پسندی

: وطن سے نکالنا	جلا وطن کرنا
انتظار کرنے والی آنکھ	چشم انتظار
تیر رکھنے کی جگہ	ترکش
اللہ اکبر کہنا	تکبیر
زمانے کی حفاظت کرنے والآ	حافظ عالم
امن کی جگہ	دارالامان
[redacted] حق و صداقت کی دعوت [redacted]	[redacted] دعوت حق
مشورے	آرائیں
دشمنی	عداوت
ارادہ	عزم
شگون	فال
پھولوں کا فرش	فرش گل

قتل کرنے کی جگہ	قتل گاہ
اندازے	قرائن
قیمتی	گراں بہا
گھیرا ڈالنا	محاصرہ
قیدی	محبوس
برا	معیوب
نوجوان	نوخیز
مقدس وجود	وجود اقدس
اللہ کا پیغام جو نبیوں پر آتا ہے	وحی الہی
بھرپور توجہ سے	ہمہ تن

سبق کا خلاصہ

مولانا شبلی نعمانی قصبہ بندول۔ ضلع اعظم گڑھ، بھارت میں 1857ا میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد شیخ حبیب اللہ وکیل تھے۔ اسمبلی نے بھی کچھ دن کی وکالت ،کی پھر علی گڑھ سکول میں فارسی کے استاد مقرر ہو گئے۔ شبلی سیرت بھی تھے، لیکن ان کی شہرت کا مدار زیادہ تر ان کی نثر پر ہے۔ شبلی کی تمام ادبی کاوشوں سے قطع نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ، ان کا اندازبیان ہے۔ مصنف نے اس باب میں ہجرت مدینہ کے واقعات کو بڑی گہری تحقیق کے بعد رقم کیا ہے۔ جب دعوت حق کے جواب میں، قریش کے ظلم و ستم حد سے بڑھ گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو دارالامان مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ اس کے برعکس اپنے لئے حلم خداوندی کا انتظار کرتے رہے۔ اس نے جب یہ دیکھا کہ مدینہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے، مسلمانوں کی اکثریت تیزی سے زور پکڑتی جارہی ہے۔ جنازے قریش نے ایک اجلاس بلایا جس میں مختلف رائے دی گئیں۔ لیکن ابو جہل جو کہ اسلام کا سخت دشمن تھا۔۔۔۔

اہم اقتباس کی تشریح

اقتباس 1:

کفار نے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کیا اور راجہ گزر گئی، تو قدرت نے ان کو بے خبر کر دیا ۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتا چھوڑ کر باہر آئے، کعبے کو دیکھا فرمایا :''مکہ ! تو مجھ کو تمام دنیا سے عزیز ہے لیکن تیرے فرزند مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔" حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ سے پہلے قرار دات ہوچکی تھی ۔دونوں صاحب پہلے جبل ثور کی غار میں جاکر پوشیدہ ہوئے ۔یہ غار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہ خلائق ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ کے بیٹے عبداللہ، جو نوخیز جوان تھے۔ شب کو غار میں ساتھ ہوتے، صبح منہ اندھیرے شہر چلے جاتے اور پتہ لگاتے کہ قریش کیا مشورے کر رہے ہیں۔یہ ہار آج بھی موجود ہے اور بوسہ گاہ خلائق ہے۔

حوالہ متن: سبق کا نام: ہجرتِ نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

حل لغت : محاصرہ: گھیرا ڈالنا۔بے خبر: باواقف۔قرارداد: فیصلہ۔جبلِ ثور: ایک پہاڑی کا نام۔پوشیدہ: چھپا ہوا۔بوسہ گاہ خلائق: مخلوق جہاں بوسہ دیتی ہے۔نوخیز: نئے نئے۔شب: رات۔منہ اندھیرے: سورج نکلنے سے پہلے۔

سیاق و سباق:

علامہ شبلی نعمانیؒ کی شخصیت اعلی صفات کی حامل تھی۔ان کی تمام ادبی کاوشوں سے قطہ نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ، ان کا اندازِ بیان ہے۔موجودہ شاملِ نصاب کتاب "ہجرتِ نبوی ﷺ "شبلی کی ایک شعرہ آفاق کتاب سیرۃ النبی ﷺ سے منتخب کیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے مسلمانوں کی مکہ سے مدینہ ہجرت کے نمایاں واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔اور اسلام کے ماننے والوں کے حضور ﷺ پر اعتبار اور اعتماد کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔

مولانا شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ جب قریش نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔آپ ﷺ کے پاس بہت سے لوگوں کی امانتیں تھیں۔جنھیں واپس لوٹانے کے لیے آپ ﷺ نے حضرتِ علیؓ کو اپنے بستر پر سلایا۔جب رات زیادہ گزر گئی تو اللہ تعلی نے انہیں بے خبر کر دیا۔آپ ﷺ لعبہ سے ناہر نکلے کعبہ کو دیکھا اور فرمایا: مکہ تو مجھے ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے۔ لیکن تیرے فرزند مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے:۔

تشریح:

مولانا شبلیؒ نے اس پیرے میں رونما ہونے والے واقعے کی کیا خوب منظر کشی کی ہے۔آپ فرماتے ہیں کہ جب کفار نے آپ ﷺ کے گھر کا گھیراؤ کر لیا تو اس وقت کے طور طریقہ کے مطابق ایسی صورت میں وہ مکان کے اندر داخل نہیں ہوتے تھے بلکہ ناہر ہی کھڑے رہتے تھے۔جب رات کا کافی وقت گزر گیا، اللہ تعلی نے ان کو بے خبر کر دیا۔ اور ان پر نیند کا غلبہ طاری ہونے لگا۔آپ ﷺ نے حالات کا جائزہ لیتے ہوئے انہیں سوتا

چھوڑ کے باہر نکل آئے اور کعبہ کے پاس تشریف لے آئے اور بڑی افسردگی سے مخاطب ہوئے، "مکہ تو مجھے ساری دنیا سے زیادہ عزیز ہے، لیکن تیرے فرزند مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے۔"حضرت ابوبکر صدیق سے پہلے ہی معاملہ طے ہو چکا تھا۔جس کے مطابق آپ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق کے ہمراہ سفر پر روانہ ہو گئے۔کفار پر جب نیند کا غلبہ کم ہوا تو انہوں نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا۔ان حالات میں آپ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق کے ہمراہ غارِ ثور میں جا کر پناہ لی۔یہ غار آج بھی بالکل اصلی حالت میں موجود ہے۔ حجاج کرام یہاں حاضری دیتے ہیں۔اور بوسے دیتے ہیں اور روحانی رسکین حاصل کرتے ہیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعلی عنہ کے بیٹے عبداللہ، جو کہ نئے نئے جوان ہوئے تھے، رات کو غار میں ساتھ ہوتے تھے، صبح سویرے سورج کے نکلنے سے پہلے شہر چلے جاتے اور کھوج لگاتے کہ قریشی کیا منصوبہ بنا رہے ہیں۔

اقتباس 2: نبوت کا تیرھواں سال شروع ہوا اور اکثر صحابہ مدینے پہنچ چکے۔تو وحی الہی کے مطابق: آنحضرت ﷺ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔قریش نے دیکھا کہ مسلمان مدینے میں جا کر طاقت پکڑے جاتے ہیں اور وہاں اسلام پھیلتا جاتا ہے۔ چنانچہ لوگوں نے مختلف رائیں پیش کیں۔ایک نے کہا: محمد ﷺ کے ہاتھ پاؤں میں زنجیر ڈال کر مکان میں بند کر دیا جائے۔ دوسرے نے کہا: جلاوطن کر دینا کافی ہے۔ابو جہل نے کہا: ہر قبیلے سے ایک شخص کا انتخاب ہو اور پورا مجمع ایک ساتھ مل کر، تلواروں سے ان کا خاتمہ کر دے۔ اس صورت میں ان کا خون تمام قبائل میں بٹ جائے گا اور آلِ ہاشم اکیلے تمام قبائل کا مقابلہ نہیں کر سکیں گے۔اس اخیر رائے پر اتفاق ہو گیا اور جھٹ پٹ سے آکر رسول ﷺ کے آستانہ مبارک کا محاصرہ کر لیا۔

حوالہ متن: **سبق کا نام:** ہجرتِ نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

حل لغت: نبوت: پیغمبری، رسالت۔وحی الہی: اللہ تعلی کے وہ احکام کو نبیوں پر اترتے ہیں۔عزم: ارادہ۔رایئں: رائے کی جمع (مشورے)۔جلاوطن: سزا کے طور پر ملک سے نکال دینا۔آستانہ مبارک: جہاں حضور ﷺ رہائش پزیر تھے۔

سیاق و سباق: علامہ شبلی نعمانیؒ کی شخصیت اعلی صفات کی حامل تھی۔ان کی تمام ادبی کاوشوں سے قطہ نظر، ان کا سب سے بڑا ادبی کارنامہ، ان کا اندازِ بیان ہے۔موجودہ شاملِ نصاب کتاب "ہجرتِ نبوی ﷺ "شبلی کی ایک شعرہ آفاق کتاب سیرۃ النبی ﷺ سے منتخب کیا گیا ہے۔

مولانا شبلی نعمانیؒ لکھتے ہیں کہ جب مکہ میں مسلمانوں کے خلاف قریش کے ظلم و ستم حد سے بڑھ گئے تو اللہ تعلی نے مسلمانوں کو مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دے دیا۔زیرِ تشریح پیراگراف میں مولانا شبلی نعمانیؒ نے مسلمانوں کی کہ سے مدینہ ہجرت کی نمایاں واقعات پر روشنی ڈالی ہے۔اور اسلام کے ماننے والوں کے حضور ﷺ پر اعتبار اور اعتناد کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے۔جب کفار نے آپ ﷺ کے گھر کا محاصرا کر لیا تو آپ ﷺ کے پاس بہت سے لوگوں کی امانتیں تھیں۔جنھیں واپس لوٹانے کے لیے آپ ﷺ نے حضرتِ علیؓ کو اپنے بستر پر سلایا۔

تشریح:

اس پیراگراف میں مولانا شبلی نعمانی نے یہ بتانے کی کوشش کی ہے کہ جب مسلمانوں نے مکہ سے مدینہ ہجرت کی تو یہ نبوت کا تیرھواں سال تھا۔یعنی حضور ﷺ کو نبوت کا اعلان کیے ہوئے تیرا برس گزر چکے تھے۔جو لوگ آپ ﷺ پر ایمان لائے وہ کافی عرصہ سے قریش کے ظلم و ستم کا شکار بنے ہوئے تھے۔قریش کے ظلم سے تنگ آئے ہوئے ان مسلمانوں کو اللہ تعلی نے مدینہ ہجرت کرنے کا حکم دے دیا۔جب اکثر صحابہ مدینہ ہجرت کر چکے تو اللہ تعلی نے وحی الہی کے ذریعے آپ ﷺ کو بھی مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کا پیغام پہنچایا۔اس دوران جو مسلمان مدینہ منورہ پہنچ چکے تھے اللہ تعلی نے ان کی مدد سے مدینہ میں اسلام کو تقویت بخشی اور لوگ جوک در کوک مسلمان ہونے لگے۔جب قریش نے دیکھا کہ مدینہ میں توحید کا علم بلند ہو رہا ہے۔لوگ بتوں کی پوجا چوڑ کر ایک خدا کی عبادت کی طرف تیزی سے مائل ہو رہے ہیں۔انہوں نے اسلام کی بڑھتی ہوئی قوت کے خاتمہ کے لیے مختلف تجاویز پیش کیں۔ایک نے اپنا قبیح ارادہ یہ بیان کیا کہ محمد ﷺ کو زنجیروں میں جلڑ کر قید کر دیا جائے۔دوسرے نے مشورہ دیا کہ ان کو وطن سے زبردستی باہر نکال دیا جائے۔ابو جہل جو کہ اسلام کا سخت دشمن تھا نے آخری تجویز یہ دی کہ قریش کے ہر قبیلے سے ایک ایک شخص کو منتخب کر کے سب مل کر (خدانخواستہ) محمد ﷺ کو جان سے مار دیا جائے۔اس طریقے سے کسی ایک قبیلے کے سے خون نہیں جائے گا۔ بلکہ تمام قبائل اس قتل کے ذمہ دار بن جائیں گے۔اور آلِ ہاشم کے لیے ان تمام قبائل کا سامنا کرنا مشکل ہی

نہیں ناممکن ہو جائے گا۔اس ناپاک ارادے کو عملی شکل دینے کے لیے ابوجہل کی اس تجویز پر سب نے اتفاق کر لیا اور آخر کار انہوں نے حضور ﷺ کے گھر کو گھیرے میں لے لیا۔

حل مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں۔

(الف) ہجرتِ نبوی ﷺ سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ حضور ﷺ کا اللہ کے حکم کے مطابق مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے جانا ہجرتِ نبوی ﷺ کہلاتا ہے۔

(ب) رسولِ پاک ﷺ نے نبوت کے کون سے سال ہجرت فرمائی؟

جواب۔ رسولِ پاک ﷺ نے نبوت کے تیرھویں سال میں ہجرت فرمائی۔

(ج) حضرتِ امیر رضی اللہ عنہ سے کونسی شخصیت مُراد ہے؟

جواب۔ حضرتِ امیر رضی اللہ عنہ سے مُراد حضرتِ علی کی شخصیت مُراد ہے۔

(د) رسولِ پاک ﷺ نے خضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب۔ رسولِ پاک ﷺ نے حضرتِ علی سے فرمایا "مجھ کو ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں واپس دے آنا"۔

(ہ) حضرتِ اسماء رضی اللہ عنہ کون تھیں؟

جواب۔ حضرتِ اسماء رضی اللہ عنہ حضرت ابوبکر صدیق کی بیٹی اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

(و) قریش نے رسولِ پاک ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گرفتار کرنے کا کیا انعام مقرر کیا؟

جواب۔ قریش نے اشتہار دیا تھا کہ جو شخص محمد ﷺ یا ابوبکر کو گرفتار کر کے لائے گا، اس کو ایک خون بہا کے برابر (یعنی سو اُنٹ) انعام دیا جائے گا۔

(ز) سراقہ بن جعشم کیسے تائب ہوا؟

جواب۔ سراقہ بن جعشم نے ترکش سے فال کے تیر نکالے کہ حملہ کرنا چاہیے یا نہیں؟ جواب میں "نہیں" نکلا، لیکن سو انٹوں کا گراں بہا معاوضہ ایسا نہ تھا کہ تیر کی بات مان لی جاتی۔ وہ دوبارہ گھوڑے پر سوار ہوا اور آگے بڑھا۔ اس بار گھوڑے کے پاؤں گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے۔ گھوڑے سے اُتر پڑا اور پھر فال نکالی۔ اب بھی وہی جواب تھا۔ لیکن مکرر تجربے نے اس کی ہمت پست کر دی اور یقین ہو گیا کہ یہ کوئی اور آثار ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے پاس امن کی درخواست کی۔ حضرتِ ابوبکر رضی اللہ عنہ کے غلام عامر بن فہیرہ نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر فرمانِ امن لکھ دیا۔ اس طرح سراقہ بن جعشم تائب ہوا۔

2۔ متن کو مدِ نظر رکھتے ہوئے موزوں الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کریں۔

جواب۔ (الف) حافظِ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان مدینہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ (مکہ، مدینہ، طائف، یمن)

(ب) نبوت کا تیرھواں سال شروع ہوا اور اکثر صحابہ مدینہ پہنچ چکے، تو وحی الٰہی کے مطابق: آنحضرت ﷺ نے بھی مدینے کا عزم فرمایا۔ (بارھواں، تیرھواں، دسواں، پندرھواں)

(ج) اس وقت بھی آپ ﷺ کے پاس بہت سی امانتیں جمع تھیں۔ (تلواریں، امانتیں، کھجوریں، نعمتیں)

(د) جنابِ امیر کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں۔ (جناب ابوبکر، جناب عمر، جناب امیر، جناب عثمان)

(ہ) حضرت ابوبکر سے پہلے قرارداد ہو چکی تھی۔ (حضرت عمر، حضرت علی، حضرت زید، حضرت ابوبکر)

(و) اسی طرح تین راتیں غارِ ثور میں گزاریں۔ (تین، چار، پانچ، سات)

3۔ درج ذیل بیانات میں سے درست کی نشاندہی (✓) اور غلط کی نشاندہی (✗) کریں۔

جواب۔ (الف) دعوت حق کے جواب میں ہر طرف سے تلوار کی دھاریں سنائی دے رہی ہیں۔ (✓)

(ب) حافظِ عالم نے مسلمانوں کو دارالامان محبشہ کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا۔ (✗)

(ج) نبوت کے تیرھویں سال اکثر صحابہ مدینے پہنچ چکے تھے۔ (✓)

(د) سب لوگوں نے ایک ہی رائے پیش کی۔ (✗)

(ہ) اہلِ عرب زنانہ مکان کے اندر گھسنا معیوب سمجھتے تھے۔ (✓)

(و) فاتح خیبر کے لیے قتل گاہ فرش گل تھا۔ (✓)

(ز) حضرت ابوبکر کا غلام رات گئے بکریاں چرا کر لاتا۔ (✗)

(ح) حضرت عائشہ گھر سے کھانا پکا کر غارِ ثور میں پہنچا آتی تھیں۔ (✗)

(ط) صبح قریش کی آنکھیں کھلیں تو پلنگ پر آحضرت ﷺ کے بجائے حضرت امیر تھے۔ (✓)

(ی) نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری کی خبر پہلے ہی مدینے پہنچ چکی تھی۔ (✓)

4۔ کالم الف میں دیے گئے الفاظ کو کالم (ب) متعلقہ الفاظ سے ملائیں۔

جواب۔

کالم الف	کالم ب	کالم ج
دارالامان	جھنکاریں	مدینہ
دیانت	فرش گل	امانت
قتل گاہ	چشمِ انتظار	فرش گل
ہمہ تن	امانت	چشمِ انتظار
تلوار	مدینہ	جھنکاریں

5۔ سبق ہجرتِ نبوی ﷺ کا خلاصہ تحریر کریں۔

جواب۔ سبق اخلاصہ شروع کے صفحات پر دے دیا گیا ہے۔

6۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کا تلفظ اعراب کی مدد سے واضح کریں۔

جواب۔ حَافِظِ عَالَم، وُجُودِ اَقدس، دَارُالاَمَان، قَبَائِل، مُحَاصَرَہ، عَدَاوَت، بُوسَہ گاہِ خَلَائِق، قَتَل گاہ، فَرشِ گُل۔

7۔ درج ذیل کے معنی لکھیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

جواب۔

الفاظ	معنی	جملے
دعوتِ حق	اسلام قبول کرنے کی پیشکش، دین کی تبلیغ	غیر مسلموں کو دعوتِ حق دینا ہر مسلمان کا فرض ہے۔
ہدف	نشانہ، مقصد	کسی بھی ہدف کو حاصل کرنے کے لیے سخت محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔
معیوب	برا	آج کل تاجر ناجائز منافع خوری کو معیوب نہیں سمجھتے۔
ترکش	تیردان، تیر رکھنے کا خول	جنگ پر روانہ ہونے سے قبل سپاہیوں نے اپنے ترکش میں تیر سجائے۔
خون بہا	خون کے بدلے جو نقدی یا قیمت کی جاتی ہے	عقیل کے ورثاء نے خون نہا کے بدلے قاتل کو معاف کر دیا۔

8۔ جمع کے واحد اور واحد کے جمع لکھیں۔

جواب۔

واحد	جمع	جمع	واحد
ہدف	اہداف	جھنکاریں	جھنکار
قبیلہ	قبائل	رائیں	رائے
زنجیر	زنجیریں		

9۔ درج ذیل اقتباس کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے کریں۔

اقتباس: آپؐ کو قریش کے اردے کی پہلے سے خبر ہو چکی تھی۔ اس بنا پر جنابِ امیر رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا: "مجھ ے ہجرت کا حکم ہو چکا ہے، میں آج مدینہ روانہ ہو جاؤں گا، تم میرے پلنگ پر میری چادر اڑھ کر سو رہو، صبح کو سب کی امانتیں واپس دے آنا"۔ یہ سخت خطرے کا موقعہ تھا۔ جب امیر کو معلوم ہو چکا تھا کہ قریش آپؐ کے قتل کا ارادہ کر چکے ہیں اور آج رسول ﷺ کا بستر خواب قتل گاہِ زمین ہے، لیکن فاتح خیبر کی لیے قتل گاہ فرش گل تھا۔

حوالہ متن: **سبق کا نام:** حجرتِ نبوی ﷺ

مصنف کا نام: مولانا شبلی نعمانیؒ

حل لغت: بنا: بنیاد۔ بستر خواب: سونے کا بستر۔ قتل گاہ: قتل کرنے کی جگہ۔ فرش گل: پھولوں کا فرش۔

سیاق و سباق:

مولانا شبلی نعمانیؒ نے ہجرتِ مدینہ کے اس واقعہ کو بڑی تحقیق کے بعد رقم کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ قریش نے جب یہ دیکھا کہ مدینہ میں اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے، مسلمانوں کی اکثریت تیزی سے زور پکڑتی جا رہی ہے۔ جب دعوتِ حق کے جواب میں قریش کے ظلم و ستم حد سے بڑھ گئے۔ تو انہوں نے نبی ﷺ کو تبلیغ اسلام سے روکنے کی بھرپور کوشش کی۔ چنانچہ ابو جہل جو کہ اسلام کا سخت دشمن تھا کی رائے پر متفقہ طور پر رضامندی کا اظہار کیا گیا۔ ابو جہل کی رائے یہ تھی کہ ہر قبیلے سے ایک شخص کا انتخاب کیا جائے اور تمام کے تمام ایک ساتھ مل کر نعوذباللہ محمد ﷺ کو قتل کر دے۔ اس صورت میں ان کا خون تمام قبیلوں میں بٹ جائے گا۔ ابو جہل کی اس رائے پر اتفاق کیا گیا اور شام کے وقت آپ ﷺ کے آستانہ مبارک کا محاصرہ کر لیا گیا۔ اس وقت اہلِ عرب مکان کے اندر گھسنے کو انتہائی معیوب خیال کرتے تھے۔ اس لیے وہ آپ ﷺ کے گھر کے باہر انتظار کرتے رہے کہ آپ ﷺ گھر سے نکلیں گے اور آپ ﷺ کو قتل کر دیا جائے۔

تشریح:

حضور ﷺ قریش کے ارادے کو پہلے ہی بھانپ چکے تھے کہ وہ توحید الٰہی کی اس شمع کو بجھانا چاہتے ہیں جو آپ ﷺ کے مکہ میاں جلوہ افروز ہونے سے طلوع ہو چکی تھی۔ حضور ﷺ نے جب قریش کے خطرناک

ارادوں کو بھانپ لیا تو آپ ﷺ نے حضرت علی کو پاس بلا کر فرمایا کہ مجھے اللہ کی طرف سے ہجرت کا حکم مل چکا ہے۔ آج رات میرے بستر پر چادر اُڑھ کر سو جانا اور صبح اٹھ کر لوگوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دینا۔ یہ ایک خطرناک کام تھا۔ جب آپ ﷺ نے حضرت علی کو یہ فرمان جاری کیا اس وقت مکہ میں شدید خطرے کا عالم تھا۔ حضرت علی کو کفار کی سازش کی بھی خبر مل چکی تھی۔ حضرت علی بھی اس بات کو سمجھ رہے تھے کہ آج رات حضور ﷺ کے بستر پر سونا ایک واضح قتل گاہ پر سونے کے برابر ہے۔ جان کو سخت خطرہ لاحق تھا۔ مگر یہ بے باک مجاہدِ اسلام اور شیرِ خدا، جس نے خیبر کی فتح کا سہرا اپنے سر سجایا، اس کے دل میں آپ ﷺ کی محبت اس قدر تھی کہ اس وقت سرکارِ دو عالم ﷺ کے حکم پر عمل کرنا اس قدر اہم تھا کہ وہ موت کی زمین آپ کے لیے پھولوں کا فرش تھا کیونکہ وہ ایمان کی اس حقیقت کو جانتے تھے کہ سرکارِ دو عالم کے فرمان پر عمل کرنا ہی اصل ایمان ہے۔ لہٰذا آپ نے یہ کام بڑے اطمنان اور اچھے طریقے سے سرانجام دیا۔

10۔ درج ذیل تراکیب کے معنی لکھیں۔

جواب۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آستانہ مبارک	گھر مبارک، چوکھٹ مبارک	بوسہ فاہِ خلق	مخلوق کے بوسہ دینے کی جگہ
فرش گل	پھول کا فرش	گراں بہار	قیمتی
ہمہ تن چشمِ انتظار	بہت انتظار		